۳۱ مئی

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ گزشتہ سالوں کے معمول کے مطابق تحریک جدید کا وعدہ ادا کرنے والے دوستوں کی دوسری فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور ۳۱ مئی ۱۹۴۹ئہ کو دعا کیلئے پیش ہوگی۔

دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وعدے کی جلد سے جلد ادائیگی ہی سلسلے کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ اور جس قدر رقم پہلے ادا کر دی جائے۔ اسی قدر ثواب کا زیادہ موقعہ ہے۔ تحریک جدید کا چندہ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے وقف ہے۔ اور بیرونی مشنوں کو تین تین ماہ کی رقوم اکٹھی بھجوائی جاتی ہیں۔ ظاہر ہے اگر دوست اپنی رقوم جلدی ادا نہیں کریں گے۔ تو بیرونی مشنوں کو اخراجات بر وقت نہیں بھجوائے جا سکیں گے۔ اور یہ امر مبلغین کی پریشانی کا موجب بن کر تبلیغ میں روک کا موجب ہوگا؛

کیا آپ یہ پسند کریں گے۔ کہ آپ کی وجہ سے تبلیغ اسلام میں ترقی کی بجائے روک پیدا ہو؟ اگر نہیں تو اپنے اوپر تنگی برداشت کرتے ہوئے بھی آج ہی تحریک جدید کا وعدہ ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار

عبد الرشید قریشی نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ

معرفت پوسٹ ماسٹر چنیوٹ

روزنامہ الفضل
مورخہ ۵ مئی ۱۹۵۴ء

يُعَلِّمُكَ مِن تَاْوِيلِ الْاَحَادِيث

معاصر تسنیم کے پاکستان گرد جنہوں نے چنیوٹ کے جلسہ کی روئیداد لکھی تھی۔ اور جو دعوت اسلامی کے مبلغ ہیں۔ جلسہ ربوہ کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :-

ایک بہت ہی متوازن ذہنیت کے رفیق نے جلسہ اور تقریر کے متعلق رائے زنی کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے بالکل خالی الذہن ہو کر جائزہ لینے کی کوشش کی ہے۔ اور میرا اندازہ یہ ہے کہ آج سے دس سال پہلے میں نے قادیان کا جو جلسہ دیکھا تھا۔ اس کے مقابلے میں ربوہ کا جلسہ انحطاط کی گواہی دیتا ہے۔ یہاں صاف محسوس ہو رہا تھا۔ کہ تحریک زوال کی طرف جا رہی ہے اس پر میرے لاہور کے ساتھی نے قادیانی حضرات کو یہ غائبانہ مشورہ پیش کیا۔ کہ دراصل ساری کمی جو ہے۔ وہ قادیان کے مخصوص مرعوب کن ماحول کی ہے۔ وہاں جو ٹھاٹھ باٹھ تھا وہ مرزا صاحب کی قبر اور جنت البقیع اور دوسرے "مقدس آثار" کی وجہ سے تھا۔ ربوہ میں یہ ماحول ناپید ہے۔ اور یہاں مرزا محمود کی شخصیت گویا بالکل غیر مسلح پہلوان کی سی ہو کے رہ گئی ہے۔ لہٰذا بہتر یہ ہو۔ کہ کسی طرح یہ حضرات قادیان سے مرزا صاحب کی نعش کو نکال لائیں۔

لیکن ایک دوسرے ساتھی کی رائے میں اس سے سہل تر تدبیر یہ تھی۔ کہ خلیفہ صاحب ایک خواب کے حوالے سے اعلان کر دیں۔ کہ مرزا صاحب کی نعش نیچے ہی نیچے سے چل کر از خود ربوہ میں آ گئی ہے۔ اور ایک جگہ متعین کر کے وہاں مقبرہ بنا دیا جائے۔ پھر کام ٹھیک ٹھیک چلنے لگیگا مگر اب یہ کام یوں نہیں چلنے کا۔ قرارداد مقاصد کو قادیانیت بدگمانی کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے۔ کیونکہ ان کے لئے ہر نظام حکومت کی وفاداری مذہبی فریضہ ہے۔ بجز خالص اسلامی نظام حکومت کے۔ چنانچہ خلیفہ صاحب نے حکومت پاکستان کو یہ مشورہ بھی دیا ہے۔ اور یہ پیشگوئی بھی کی ہے۔ کہ اسلامی حکومت پاکستان میں قائم نہ کی جائے گی۔ ....

....

اس دلچسپ سفر کے مقصد کو پورا کر چکنے کے بعد ہم دو مسافر واپس روانہ ہوئے۔ راستے میں میرے رفیق سفر نے قادیانی دوستوں سے گفتگو شروع کر دی۔ اور بحث "ہر حکومت کی وفاداری" کے موضوع پر تھی۔ قادیانی کبھی ادھر اُدھر ہونے کی بہت کوشش کرتے رہے لیکن آخر کار ان کو یہ تسلیم کرنا پڑا۔ کہ خدا اور رسول کی وفاداری کے ساتھ "ہر حکومت کی وفاداری" کا بے ڈھنگا اصول کسی طرح فٹ نہیں ہو سکتا۔ اور اس اصول کو تسلیم کرنے والے کے لئے قادیانیت پر ایمان رکھنے کی کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی مگر مشکل یہ تھی۔ کہ ہمارے قادیانی ہم سفر اپنے لٹریچر سے آگاہ نہیں تھے۔ اور زیادہ تر "الہامات" "پیشین گوئیوں" "کرامات" اور غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کی رپورٹوں کے شکار تھے۔ بہرحال ان کو سوچنے کے لئے بہت سے اشارات فراہم کر دئیے گئے۔" (تسنیم ۵ مئی ۱۹۵۴ء)

ہم نے ان کالموں میں کل عرض کیا تھا۔ کہ جناب کے طرز کلام سے اگر احمدیت کی حقانیت ثابت نہیں ہوتی تو کم سے کم آپ کا طرز کلام تو ضرور ان لوگوں سے ملتا جلتا ہے۔ جو حقانی جماعتوں کی مخالفت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے مندرجہ بالا رشحہ قلم سے بھی ہمارے اس قول کی تائید مزید ہوتی ہے۔ اور اس سے نہ صرف آپ کی بلکہ آپ کے رفقاء کی ذہنیت بھی واضح ہو جاتی ہے۔ اگرچہ آپ کے لئے اس میں کوئی عرفان نہ ہو۔ لیکن اس سے ہمیں اسلامی جماعت کے ارکان کا مقام اور ان کی جدوجہد کا طول و عرض معلوم ہو جاتا ہے۔ جو بات ہمارے لئے یقیناً مسیح موعود علیہ السلام پر باعث ازدیاد ایمان ہے۔ یقیناً ہمیں ایک اور ثبوت مل جاتا ہے۔ کہ آپ واقعی خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ تھے۔ کیونکہ آپ کے مخالفوں کے پاس سوائے تمسخر استہزاء اور اسلامی تعلیم کے الٹ کے اور کوئی دلیل اپنی تائید میں نہیں۔ پھر مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ یہ علماء کہلانے والے لوگ مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کر سکیں گے۔ جس کی زد پہلے فرستادگان خدا پر نہ پڑتی ہو۔ اس کی سچائی بھی ثابت ہو جاتی ہے۔ ہم نے آپ کا یہ قول اپنے لفظوں میں بیان کیا ہے۔ ہم نے اس بات کو بارہا آزمایا ہے۔ اور ہمیشہ سچا پایا ہے۔ حضور اقدس علیہ السلام پر اعتراض کرنے والوں میں گاؤں کے ان پڑھ ملا سے لیکر بڑے بڑے مشرقی اور مغربی علوم کے منتہی فلسفی شامل ہیں۔ لیکن آج تک ہم نے ایک بھی معترض کا ایک بھی ایسا اعتراض نہیں دیکھا۔ جس کی زد گذشتہ عظیم الشان داعیان اسلام اور فرستادگان خدا پر نہ پڑتی ہو۔ یا کلام اللہ کے مسلمات کے صریح خلاف نہ ہو۔

اب ذرا نعیم صدیقی صاحب (ہمارا قیاس ہے۔ کہ پاکستان گرد نعیم صدیقی صاحب ہی ہیں واللہ اعلم) کی مندرجہ بالا عبارت کو اس کافرانہ استہزائی انداز سے مبرا و معرا کر کے دیکھیں۔ تو اعتراض صرف اتنا رہ جاتا ہے۔ کہ احمدی خوابوں۔ پیشگوئیوں۔ الہامات اور کرامات کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ اس لئے ان کا مضحکہ اڑانا "اسلامی دعوت" کے شایان شان ہے۔ اب جس شخص نے اسلام کا تھوڑا سا بھی غور سے مطالعہ کیا ہے۔ وہ اس اعتراض کی "شاخ نازک" پر "آشیانہ بندی" کو خوب سمجھ سکتا ہے۔

جانے دیجئے اس استہزائی انداز کو جس کے کافرانہ مشرکانہ ہونے پر قرآن کریم کی بیسیوں آیات گواہ ہیں۔ ہم قرآن کریم پڑھنے والوں اور احادیث نبوی کے مطالعہ کرنے والوں سے یہ سیدھا سا سوال پوچھتے ہیں۔ کہ کیا خوابیں۔ پیشگوئیاں۔ الہامات۔ کرامات اسلام میں ممنوع قرار دی گئی ہیں؟

چلئے احادیث کو بھی نہ لیجئے۔ اس حدیث قدسی کو بھی جس میں کہا گیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مبشرات نبوت کا چالیسواں حصہ ہیں۔ موضوع قرار دے لیجئے۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ قرآن کریم میں سے سورہ یوسف کو کس طرح حذف کر دیں گے۔ سوال واقعی گستاخانہ ہے۔ مگر نعیم صاحب کیا آپ نے کبھی سورہ یوسف کی تلاوت فرمائی ہے؟ کیا آپ نے کبھی اس بات پر غور کیا ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی تمام زندگی جس میں آپ کی نبوت اور باقی سب کچھ بھی شامل ہے۔ آپ کے بچپن کے ایک ہی خواب کی تعبیر تھی؟ پھر کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ تعالےٰ نے یوسف علیہ السلام کے قصہ کو احسن القصص فرمایا ہے۔ اگر آپ نے پہلے کبھی غور نہیں فرمایا۔ تو اب ہی فرمائیے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ:۔ "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الرٰ۔ یہ آیات ہیں کتاب مبین کی۔ یقیناً ہم نے اس قرآن کریم کو عربی زبان میں اس لئے نازل کیا ہے۔ کہ تم عقل سے کام لو۔ ہم تجھ پر بہترین قصہ بیان کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم نے یہ قرآن تجھ پر وحی کیا ہے۔ اور اگرچہ تو پہلے ناواقفوں میں سے تھا۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا۔ کہ اے میرے باپ میں نے (خواب میں) دیکھا ہے۔ کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند میرے لئے سجدہ کرتے ہیں۔ تو (حضرت یعقوب علیہ السلام) نے کہا۔ اے میرے بیٹے اپنا خواب اپنے بھائیوں کو مت بتانا۔ ورنہ وہ تیرے خلاف سازش کریں گے۔ کیونکہ شیطان انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے۔ اور اس طرح تیرا رب تجھ کو چن لیگا۔ اور وہ تجھکو خوابوں کی تعبیر کا علم سکھائے گا۔ اور اپنی نعمت کا تجھ پر اور آل یعقوب پر اس طرح اتمام کرے گا۔ جس طرح اس نے پہلے تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر نعمت کا اتمام کیا۔ یقیناً تیرا رب علیم و حکیم ہے۔ یقیناً یقیناً یوسف علیہ السلام اور اس کے برادران (کے سوانح حیات) میں سائلین کے لئے (اللہ تعالیٰ کے) نشانات ہیں۔"

اب دیکھئے یہ تھا حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب اور اسکی تعبیر جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس وقت بیان کی تھی۔ اب ذرا حضرت یوسف علیہ السلام کا تمام واقعہ پڑھ جائیے۔ کیا وہ اس خواب اور اس تعبیر کے مطابق نہیں تھا؟

یہ قرآن مبین کی آیات ہیں۔ یہ احسن القصص ہے۔ اور اسکو علیم و حکیم خدا نے اس لئے بیان فرمایا ہے۔ کہ ناواقفوں کو علم سکھائے۔ اور اپنی حکمتوں سے واقف کرے۔ اور اعتراض کرنے والے مغرور عقل پرستوں اور مادیات کی الجھنوں میں الجھے ہوئے ذہنوں کے سامنے اپنی قدرتوں کے نشانات رکھے۔ تاکہ وہ محض شریعت کے خول پر ہی رینگتے نہ رہیں۔ بلکہ اس کے مغز کو سمجھنے کی بھی کوشش کریں۔ تاکہ وہ ان الحکم الا للّٰہ کے معنی صرف دنیاوی حکومت تک ہی محدود نہ سمجھیں۔ بلکہ صحیح معنوں میں اللہ تعالےٰ کی ظاہری اور باطنی حکومت پر ایمان لائیں۔ تاکہ وہ محض حکومتوں سے قرارداد مقاصد پاس کرانے کے لئے فتنہ و فساد میں ہی اپنی زندگیاں نہ ضائع کر دیں۔ بلکہ تعلق باللہ قائم کر کے پہلے اپنے دل اپنے ذہن۔ اپنی عقل الغرض اپنے رگ و پے پر اللہ تعالےٰ کی سچی حکومت قائم کریں۔ تاکہ وہ کافرانہ شعار استہزاء اور تمسخر کو ترک کر کے دینی مسائل پر متانت اور سنجیدگی سے غور کرنے کی اسلامی عادت اپنے آپکو ڈالیں تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کے فرستادوں پر کھوکھلے قہقہے لگا کر اپنے لئے ہمیشہ کے لئے رونے اور دانت پیسنے کا سامان نہ کریں۔

یہ احسن القصص اللہ تعالےٰ نے اس لئے بھی بیان فرمایا ہے۔ کہ قشر پرستوں۔ دلدادگان اشتراکیت اور فاشیت زدہ دماغوں کو یہ سمجھ بھی آ جائے۔ کہ ایک کافرانہ نظام کے ماتحت بھی ایک اللہ تعالےٰ کا پاک بندہ ان الحکم الا للّٰہ کے مطابق کس طرح ملکی قانون کی پابندی کرتے ہوئے تبلیغ اسلام کر سکتا ہے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لقد کان فی یوسف واخوتہ اٰیٰت للسائلین۔ کیونکہ یوسف علیہ السلام اور اس کے برادران کے اس لاجواب سوانح حیات میں اللہ تعالےٰ نے یہ اسلامی اصول بھی قائم کرنا تھا۔ کہ ملکی قانون کی پابندی خواہ وہ کافرانہ ہی کیوں نہ ہو۔ نبیوں پر بھی فرض ہے۔ جیسا کہ اس نے فرمایا۔ کذالک کدنا لیوسف ط ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک ترجمہ:۔ ہم نے یوسف علیہ السلام کے لئے تدبیر کی کیونکہ بادشاہ (فرعون مصر) کے قانون (جس کے آپ ملازم تھے) کے مطابق اپنے بھائی کو (یونہی) ماخوذ نہیں کر سکتے تھے۔ الغرض اس احسن القصص میں اور بھی بہت سی باتیں ہیں۔ جن سے جناب نعیم صدیقی عبرت حاصل کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ حاصل کرنا چاہیں۔

وما اکثر الناس ولو حرصت بمومنین آگے پڑھتے چلے جائیے۔ وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون۔ یعنی دنیاوی حکومت کو اللہ تعالےٰ کا شریک بنا لیتے ہیں۔ آگے پڑھیئے۔ افامنوا ان تاتیھم غاشیۃ من عذاب اللہ او تاتیھم الساعۃ بغتۃ وھم لا یشعرون پڑھتے جائیے الی آخر۔

(باقی)

کچے دھاگے کس طرح ٹوٹتے ہیں

اس نازک دور میں مقامی جماعتوں کا فرض

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ رتن باغ لاہور)

الفضل کے ربوہ نمبر میں میرا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں میں نے یہ بیان کیا تھا۔ کہ موجودہ امتحان کے نتیجہ میں جہاں بہت سے لوگوں نے خدا کے فضل سے ایمان اور اخلاص اور محبت اور قربانی میں ترقی کی ہے وہاں بعض لوگ کچے دھاگے ثابت ہو کر ٹوٹ بھی گئے ہیں۔ اس پر بعض دوستوں نے مجھ سے پوچھا ہے۔ کہ کچے دھاگوں کے ٹوٹنے سے کیا مراد ہے۔ اور جبکہ جماعت ایک بٹے ہوئے رسہ کا رنگ رکھتی ہے۔ تو پھر اس رسہ کے دھاگوں پر الگ الگ بوجھ پڑنا اور ان دھاگوں کا ٹوٹنا جبکہ خود رسہ سلامت ہے۔ کیا معنی رکھتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ سوال کرنے والے دوستوں نے اس معاملہ کی حقیقت پر غور نہیں کیا۔ ورنہ یہ بات بالکل صاف ہے۔ بے شک جماعت ایک رسہ کا حکم رکھتی ہے۔ اور بے شک افراد جماعت ان دھاگوں کا حکم رکھتے ہیں۔ جن کے ملنے سے رسہ بنتا ہے۔ مگر پھر بھی خدائی قانون اسی طرح پر واقع ہوا ہے۔ کہ امتحانوں اور ابتلاؤں کے غیر معمولی دباؤ کے وقت جہاں رسے پر مجموعی بوجھ پڑتا ہے۔ وہاں ہر دھاگے پر بھی لازماً اس بوجھ اور دباؤ کا اثر پہنچتا ہے۔ جس کا طبعی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ زیادہ دباؤ کے وقت کمزور دھاگے ٹوٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ رسہ بحیثیت مجموعی سلامت رہتا ہے۔

دراصل اس قسم کے غیر معمولی حالات میں وہی دھاگے ٹوٹنے سے بچتے ہیں۔ جو یا تو اپنی ذات میں غیر معمولی طور پر مضبوط ہوتے ہیں۔ اور اس لئے وہ ہر دباؤ کو برداشت کرنے کے بعد بھی سلامت رہتے ہیں۔ اور یا وہ دوسرے دھاگوں کے ساتھ اس طرح لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ اپنی ذات میں کمزور ہونے کے باوجود دوسروں کا سہارا ان کے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ مثلاً اگر ایک شخص اپنی ذات میں کمزور ہے۔ اور اتنا پختہ ایمان نہیں رکھتا۔ جو ابتلا کے وقت میں اکیلا سلامت رہنے کے قابل ہو۔ مگر اس کے خاندان یا اسکی سوسائٹی کے دوسرے افراد جن سے وہ گھرا ہوا ہے۔ پختہ اور مضبوط ایمان کے لوگ ہیں۔ تو ایسا شخص اپنی ذات میں کمزور ہونے کے باوجود اپنے ماحول کی مضبوطی کی وجہ سے امتحان کے بوجھ کو برداشت کرلے گا۔ لیکن اگر نہ تو وہ خود اپنی ذات میں مضبوط ہے۔ اور نہ ہی اپنے خاندان یا سوسائٹی یا مقامی جماعت کے لحاظ سے مضبوط ماحول میں گھرا ہوا ہے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ ابتلا کے بوجھ اور دباؤ کو برداشت نہ کرتے ہوئے ٹوٹ جائے گا۔

اس کی مثال یوں سمجھنی چاہیئے۔ کہ بہت سے دھاگوں کا ایک مجموعہ ہو۔ اور اس مجموعہ کے دونوں کناروں کو مٹھے کی صورت میں پکڑ کر زور کے ساتھ باہر کی طرف کھینچا جائے۔ تو لازماً ایسے وقت میں وہ دھاگے جو اپنی ذات میں کمزور ہیں۔ اور دوسرے دھاگوں کے ساتھ ان کا اتصال بھی مضبوط نہیں۔ وہ رسہ کے بحیثیت مجموعی سلامت رہنے کے باوجود تڑاخ تڑاخ کرکے ٹوٹنے شروع ہو جائیں گے۔ اور ایسی صورت میں صرف وہی دھاگے بچیں گے جو یا تو اپنی ذات میں غیر معمولی طور پر مضبوط ہیں۔ اور یا دوسرے دھاگوں کے ساتھ اس طرح لپٹے ہوئے ہیں۔ کہ اس اتصال و اتحاد نے ان کی ذاتی کمزوری کو دبا رکھا ہے۔

بعینہٖ یہی حال موجودہ امتحان کے دور میں نظر آرہا ہے۔ کہ جہاں مضبوط دھاگے خدا کے فضل سے سلامت ہیں۔ بلکہ بعض صورتوں میں دباؤ اور کھچاوٹ کے جکڑنے ان کی طاقت کو اور بھی زیادہ مضبوط کردیا ہے۔ اور اسی طرح وہ دھاگے بھی سلامت ہیں: جو اپنی ذات میں تو مضبوط نہیں۔ مگر دوسرے دھاگوں کے ساتھ مل کر ایک رسی کی صورت اختیار کرچکے ہیں۔ مگر ان کے مقابل پر وہ دھاگے لازماً ٹوٹ رہے ہیں۔ جو نہ تو اپنی ذات میں مضبوط ہیں۔ اور نہ دوسرے دھاگوں کے ساتھ مل کر بالواسطہ مضبوطی اختیار کرچکے ہیں۔

اندریں حالات مقامی جماعتوں اور احمدی خاندانوں کے سربرآوردہ لوگوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس بات کی نگرانی رکھیں۔ کہ کمزور طبیعت کے لوگ یا تو ایمان اور اخلاص میں زیادہ پختہ ہو کر اپنی ذات میں مضبوط اور محفوظ ہو جائیں۔ اور یا کونوا مع الصادقین کے حکم کے ماتحت ایسے ماحول کے ساتھ وابستہ رہیں۔ جو انہیں کم از کم بالواسطہ طور پر مضبوط اور محفوظ کردے۔ یہ امتحان بہرحال عارضی ہے۔ اور خدا نے چاہا۔ تو جلد گزر جائے گا۔ اور شاید اس کے گذرنے کے آثار ابھی سے دور کے افق میں نظر آرہے ہیں۔ مگر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس عظیم الشان زلزلہ کے وقت میں ڈگمگانے اور لغزش کھانے سے بچے رہے۔ اور خوش قسمت ہیں وہ لوگ بھی جو خود تو اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہو سکتے۔ مگر ان کے عزیزوں اور دوستوں نے ان کی کمزوری کو دیکھتے ہوئے انہیں سہارا دے رکھا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو نہ صرف خود گرنے سے محفوظ رہے ہیں۔ بلکہ اس طوفانِ عظیم میں دوسروں کو بھی سہارا دیکر بچا رہے ہیں۔ مگر افسوس صد افسوس ان لوگوں پر جو اس امتحان کے وقت میں گر گئے۔ اور گر رہے ہیں۔ اور نہ تو کوئی اندرونی طاقت انہیں بچا سکی۔ اور نہ کوئی بیرونی سہارا ہی انہیں میسر آیا۔

ایسے لوگ غزوۂ تبوک کے منافقوں کی طرح ہیں۔ جو اس نازک اور بھاری امتحان کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ کی تباہی کا یقین کرچکے تھے۔ مگر پھر آپ کے سلامت واپس آنے پر ایک ایک دو دو کرکے اپنی شرمندگی کو چھپاتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ کو یقین دلانا چاہتے کہ ہم اس سارے عرصہ میں۔ ویسے ہی مخلص اور جاں نثار رہے ہیں۔ اسی طرح انشاءاللہ تعالےٰ یہ لوگ بھی جماعت کی شاندار بحالی پر پھر ہماری طرف لوٹیں گے۔ اور یہ یقین دلانا چاہیں گے۔ کہ وہ تو ہر حال میں جماعت کے مخلص اور فدائی ہیں۔

اس وقت کیا ہوگا؟ اسے تو صرف خدا ہی جانتا ہے۔ یا کسی قدر وہ لوگ جانتے ہیں۔ جو علم میں راسخ ہیں۔ (کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں ان باتوں کے متعلق بھی کافی اشارے موجود ہیں) مگر اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ خدا کے دربار میں اس جاں نثار احمدی کی سربلندی کو کوئی شخص نہیں پہنچ سکتا۔ جو عسر یسر ہر دو میں خدا کا وفادار بندہ رہا۔ اور کسی حالت میں بھی اس نے اپنے ایمان اور اخلاص کو کمزوری یا نفاق کی گندگی سے ملوث نہیں ہونے دیا۔ میں خدا کے فضل سے اس مضمون پر بہت کچھ لکھ سکتا ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے الہامات جو ان حوادث اور ان کے نتائج سے تعلق رکھتے ہیں۔ میری نظر میں آئینہ کی طرح صاف ہیں۔ مگر ساری باتیں وقت سے پہلے ظاہر نہیں کی جاسکتیں۔ اور نہ ہی خدا کی اٹل تقدیر کو کوئی قبل از وقت انکشاف بدل سکنے کی طاقت رکھتا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور

درخواست ہائے دعا

(۱) اس سال پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے مولوی فاضل کا امتحان آخر مئی میں شروع ہوگا۔ جامعہ احمدیہ کی طرف سے نیز پرائیویٹ طور پر اس امتحان میں شامل ہونے والے احمدی طلبار کی تعداد اس سال قریباً چالیس ہے۔ اس سال سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے تین صاحبزادے مرزا رفیع احمد صاحب۔ مرزا خلیل احمد صاحب اور مرزا حفیظ احمد صاحب بھی امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے دو بچے سید مسعود احمد صاحب اور سید محمود احمد صاحب بھی مولوی فاضل کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان سب عزیزوں کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (خاکسار ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

(۲) محمد آباد سٹیٹ کے مقدمہ اپیل کی سماعت ۲۰ راپریل سے شروع ہے۔ سیشن کورٹ سندھ نے ہمارے ماخوذ احباب میں سے دو کو حبس الدوام اور باقی ۹ کو ایک ایک سال قید کی سزا دی تھی۔ صحابہ کرام اور احباب کی خدمت میں ان کی باعزت رہائی کے لئے دعا کی پرزور درخواست ہے۔

(۳) لیگوس۔ نائیجیریا مغربی افریقہ میں مخالفین نے جماعت کے خلاف ایک مقدمہ عدالت میں دائر کیا تھا۔ جس کا نتیجہ ان کے خلاف نکلا۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنے سلسلے کا بول بالا کیا۔ اب مخالفین نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہے۔ جس کی سماعت عنقریب ہونے والی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو پہلے سے زیادہ شاندار کامیابی عطا کرے۔ اور اپیل کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو۔ (وکیل التبشیر تحریک جدید)

(۴) میرے مکرمی چودھری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کے والد صاحب عرصہ ۵ روز سے زیادہ بیمار ہو گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ بزرگوارم اپنے وقف فرزند کو اپنی زندگی میں تبلیغ و اسلام میں کامیاب اور کامران واپس آتا ہوا دیکھ سکیں۔ خاکسار (چودھری) فضل کریم از گورنمنٹ ہائی سکول لاہور

درخواست دعا

میری لڑکی حبیبہ بیگم بعارضہ بخار کھانسی عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار ہے۔ بہت کمزور ہو گئی ہے۔ چلنے پھرنے سے بھی لاچار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ مولیٰ کریم اپنا فضل و رحم فرماتے ہوئے مرض سے صحت کامل و عاجل عطا فرماویں۔ سید محمد عبداللہ پھلوری۔

ترسیل زر و انتظامی امور کے لئے مینیجر صاحب الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

تعلیم القرآن کلاس

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

سال گذشتہ کی طرح اس سال بھی رمضان شریف کے ایام میں ایک تعلیم القرآن کلاس کا انتظام کیا جائے گا۔ تمام لجنات اماء اللہ فوری طور پر اطلاع دیں۔ کہ وہ اپنی اپنی لجنات سے کس قدر ممبرات تعلیم القرآن کلاس میں پڑھنے کے لئے بھجوائیں گی تاکہ ان کو جگہ اور وقت سے اطلاع دی جاسکے۔ اور جملہ انتظامات کئے جاسکیں۔

خاکسار جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

405

احرار اور تبلیغ اسلام

(از مکرم محمد عبدالحق صاحب مجاہد گنج مغل پورہ لاہور)

احراری سیاسی میدان میں شکست کھانے کے بعد اب مذہبی نقاب اوڑھ کر میدان میں آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے دعوٰے کیا ہے کہ احرار اب ایک تبلیغی ادارہ ہے۔ مگر بقول ترجمان احرار ان کا یہ ادارہ بھی صرف احمدیت کی مخالفت تک محدود ہے۔ مگر کاش وہ سمجھ لیں کہ احمدیت ایک مضبوط چٹان ہے اس کے ساتھ جو ٹکرانے والی طاقت پاش پاش کر دی جائے گی۔ جو اس پر گرے وہ بھی چکنا چور ہوگا اور جس پر یہ گری اس کو تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔

۱۹۳۲ء میں لیڈر احرار چوہدری افضل حق صاحب نے یہ اعلان کیا کہ "احرار کا سب سے بڑا مقصد احمدیت کو کچلنا ہے" اس پر جماعت احمدیہ کے اولوالعزم امام حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:-

"کشتی احمدیت کا کپتان اس مقدس کشتی کو پر خطر چٹانوں میں سے گذارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پر پہنچا دے گا۔ میرا ایمان مجھے اس پر مضبوطی سے قائم ہوں کہ جن کے سپرد الٰہی سلسلہ کی قیادت کی جاتی ہے ان کی عقلیں اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے تابع ہوتی ہیں۔ اور وہ خدا سے نور پاتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کی رحمانی صفات سے وہ مؤید ہوتے ہیں۔"

(الفضل ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء)

پھر فرمایا "اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کو دشمن کے مقابلہ میں فتح و ظفر عطا فرمائے گا۔ زمین احرار کے پاؤں تلے سے نکلی جا رہی ہے اور میں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔"

(الفضل ۲۴ ستمبر ۱۹۳۵ء)

احرار اور جماعت احمدیہ کی جنگ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں جماعت احمدیہ کو جو عظیم الشان فتح اور کامیابی عطا فرمائی ہے وہ حالات سے واقف ہر شخص پر عیاں ہے۔ چوہدری افضل حق صاحب اپنی حسرت دل میں ہی لئے دنیا سے کوچ کر گئے۔ مگر جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے نہ صرف زندہ ہے بلکہ آج سے سولہ سال پیشتر سے بہت زیادہ طاقتور اور وسیع ہو چکی ہے اور دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں جہاں احمدیت نہ قائم ہو چکی ہو۔

چوہدری افضل صاحب احرار میں بہت بڑی پوزیشن رکھتے تھے انہیں احرار کا دماغ کہا جاتا تھا۔ جب احرار کو شکست ہوئی تو آپ نے کسی پرائیویٹ میٹنگ میں نہیں بلکہ اخبار کے صفحات پر علی الاعلان بتایا کہ:-

"جس قدر روپے احرار کی مخالفت میں آج قادیان خرچ کر رہا ہے اور جو عظیم الشان دماغ اس کی پشت پر ہے وہ بڑی سے بڑی سلطنت کو پل بھر میں درہم برہم کرنے کے لئے کافی ہے۔"

(اخبار مجاہد ۱۵ اگست ۱۹۳۵ء)

یہ کون تھا جس کے دماغ کو "احرار کے دماغ" نے "عظیم الشان دماغ" قرار دیا۔ اور ساتھ اپنی شکست کو تسلیم کرتے ہوئے اقرار کیا کہ احرار تو کیا وہ "دماغ" بڑی سے بڑی سلطنت کو پل بھر میں درہم برہم کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ ہی کی ذات والا صفات تھی۔

باقی رہا احرار کا تبلیغی ادارہ قائم کرنا سو آج تک احرار کو یہ توفیق ہی نہیں ملی کہ وہ کسی غیر مسلم کو تبلیغ کر سکیں۔ چوہدری افضل حق صاحب لکھتے ہیں

"ہزاروں واعظ ہزاروں دینیات کے اساتذہ مفتی پیر اور صوفی موجود ہیں۔ انہوں نے عمر بھر میں ایک دفعہ بھی کسی غیر مسلم کو تبلیغ نہیں کی۔"

(اخبار زمزم ۱۹ اگست ۱۹۴۱ء)

پھر مجلس احرار کا نام لے کر کہتے ہیں:-

"خدا نے مجلس احرار کو زبان اور نوک دی ہے۔ جن کی تاثیر میں ڈوبی ہوئی تقریریں قلوب کو گرما دیتی ہیں۔ لیکن میں نے سینکڑوں تقریروں میں اسلام کے محاسن اور خوبیاں بیان ہوتی سنی ہیں مگر کسی احرار لیڈر کو یہ کہتے نہیں سنا کہ مسلمانو! تم بھی اپنے دینی اور تبلیغی فرض کو ادا کرو اور غیر مسلموں کو اسلام کا تحفہ پیش کرو۔"

گویا تمام کے تمام احرار کو اپنی ساری زندگی میں بھی اس بات کی توفیق نصیب نہیں ہوئی کہ غیر مسلموں کو اسلام کا تحفہ پیش کریں۔ اور اسلام کے پہلو میں بڑھنے والے کفر کو روکنے کی سعی کریں۔

اب رہا مستقبل اس کے متعلق احرار خواہ کتنے ہی بلند بانگ دعوے کریں ہم ابھی سے بتائے دیتے ہیں کہ احرار کے لئے اسلام کی ترقی اور اشاعت کی سعادت حاصل کرنے کا خانہ بالکل خالی رہے گا۔ اور ممکن نہیں کہ وہ اس میدان میں قدم بھی رکھ سکیں۔ یا کامیابی کی جھلک بھی دیکھ سکیں۔ احرار نے جو یہ نیا ڈھونگ رچایا ہے اس کی غرض محض یہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے احرار کو منہ لگانا چھوڑ دیا ہے انکے سامنے ایک نیا شغل پیش کر کے کچھ دن اور انہیں اپنے جال میں پھنسائے رکھنے کی کوشش کریں۔

بے آواز مخلوق

(از مکرم مخدوم صدیق اکبر صاحب لاہور)

انسانی مخلوق کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو کہ زندہ لیکن درگور ہے۔ جو عالی نسب بھی ہو سکتا ہے لیکن پھر بھی اس سے اچھوتوں کا سا برتاؤ کیا جاتا ہے وہ خواہ کھاتے پیتے والدین کے ہاں پیدا ہو پھر بھی اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ غریب کے ہاں پیدا ہو تو پھر تو راندہ ہی گیا۔ اس کی موجودگی ماں کے لئے دکھ باپ کے لئے فکر کا ساماں ہے۔ بھائیوں کے لئے بوجھ۔ بہنوں کے لئے تکلیف خود کے لئے گویا عذاب جاں ہے۔ لیکن اس کی سیاہ بختی میں اس کا اپنا نہ کوئی دخل ہے نہ قصور۔ گناہ ان کے بدنصیب والدین کی قسمت کا جن کے گھر اس بنی نوع انسان نے جنم لیا۔

میرا اشارہ اس تیرہ بخت انسانی مخلوق کی طرف ہے جو کہ قوت شنوائی۔ گویائی یا بینائی سے محروم ہے اور عام زبان میں بہرے گونگے اور نابینے کہے جاتے ہیں۔ پاکستان میں اس طبقہ کی تعداد خاصی ہے جس طرح کہ جس شخص نے ساری عمر کوئی میٹھی چیز نہ کھائی ہو اسے آپ مٹھاس کا ذائقہ نہیں بتا سکتے بعینہٖ اسی طرح یہ بھی صحیح ہے کہ جس نے زخم نہ کھایا ہو اسے درد کا پورا احساس ہونا بھی مشکل ہے۔ جن والدین کے ہاں اس قسم کے بچے ہیں آپ ان سے پوچھئے وہ زندہ درگور ہیں وہی اس مصیبت کو جانتے ہیں۔

اصل میں کسی فرد کا اس بدقسمت مخلوق کی بہبودی کی طرف خیال گیا ہی نہیں ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری قوم جس نے جانوروں کو بے رحمی سے بچانے کے لئے انجمنیں قائم کر رکھی ہیں اور پرندوں تک کو استیصال سے بچانے کے لئے کمیٹیاں بنا رکھی ہیں اور حکومت نے ان سے متعلق قوانین بھی بنا رکھے ہیں۔ کیا ایسی قوم اپنے "بے آواز" بچوں اور بھائیوں کی طرف سے اس طرح غافل رہ سکتی ہے ہرگز نہیں۔ کیوں نہ ایک سوسائٹی کی داغ بیل رکھی جائے جو اس قابل رحم طبقہ کی بہتری اور بہبودی کو اپنا نصب العین بنائے اور بدنصیب والدین کی [illegible] میں ان کی اخلاقی اعانت کر کے ان کا غم غلط [illegible] اور اس "بے آواز" انسانی مخلوق کو مفید شہری بنانے کے متعلق سکیمیں مرتب کر کے عملی جامہ پہنا[illegible] مجھے یقین واثق ہے کہ یہ طبقہ اس قدر بے [illegible] نہیں جس قدر ان کو سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ یہ لوگ عام لوگوں سے زیادہ ہوشیار اور سمجھدار ہوتے ہیں اور ان کو ایسا ہی مفید شہری بنایا جا سکتا ہے جیسے ہم میں سے کوئی۔ انسانیت کے نام پر میری درخواست [illegible] کہ اس تجویز کی طرف پاکستانی بھائی پوری توجہ کے ساتھ متوجہ ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ [illegible] احباب اس تجویز کو عمل میں لانے کے [illegible] میرے ہم نوا ہوں گے۔ اور اپنے قیمتی خیالات [illegible] تجاویز سے بذریعہ خط و کتابت مجھے مستفید فرمائیں۔

مخدوم صدیق اکبر A-3 کپور تھلہ ہاؤس لا[illegible]

ضروری اعلان

میں نے اپنا نام "بوٹا مل" کی بجائے "یوسف خا[ن]" رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے یاد کیا جا[ئے]

یوسف خاں (سابق بوٹا مل) ٹیچر بورسٹل جیل

اعلان نکاح

میرے لڑکے مجید احمد اقبال کا نکاح عزیزہ سکینہ بیگم بنت مکرم سید عبدالکریم صاحب مولوی فا[ضل] ملازم آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے جناب مولوی عبدالغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ ا[حمدیہ نے] ۲۸ اپریل کو مسجد احمدیہ لاہور میں پڑھا۔ مہر ایک ہزار روپیہ مقرر ہوا۔ احباب دعا فرمائیں۔ خدا تعا[لےٰ] طرفین کے لئے مبارک کرے۔

خاکسار غلام نبی سابق ایڈیٹر الفضل کھاریاں ضلع گجرات

اعلان ضروری

شیخ غلام مجتبیٰ صاحب ولد شیخ غلام محمد صاحب سابق ملازم دواخانہ نور الدین کے خلاف مکرم محمد حسین صاحب پولیس ٹرانسپورٹ بازار گوالمنڈی لاہور نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ مبلغ تین صد روپیہ لے کر روپوش ہو گئے ہیں چونکہ معمولی طریق سے اطلاع نہیں دی جا سکی اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ ۱۲ جون کو بوقت دس بجے صبح ربوہ ضلع جھنگ میں مقدمہ ہذا کی پیروی کریں۔ ورنہ یکطرفہ سماعت کی جا سکے گی۔

ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ

ربوہ براستہ چنیوٹ ضلع جھنگ

پتہ مطلوب ہے!

مکرم جمعدار نعمت اللہ خان صاحب مگوال [illegible] ساکن دار الرحمت قادیان اگر یہ اعلان پڑھیں [illegible] مکرم اسمٰعیل صاحب مہاجر مقیم چک ۲۵ [illegible] ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ یا مندرجہ ذیل [پتہ پر] اپنے موجودہ مکمل پتے سے اطلاع دیں۔ اور اگر کوئی اور صاحب ان کا پتہ لکھ بھیجیں تو ممنون ہوں گا

ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض [ہے] کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

مملکتِ پاکستان کی تجارتی اور اقتصادی ترقی کا جائزہ

(۴)

موجودہ حالات کو جاری رکھنے والا معاہدہ اور اس کے بعد کے حالات

نئی مستعمرہ کی اقتصادی ترقی کے حالات اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ ہمسایہ ملک ہندوستان سے اس کے تعلقات پر روشنی نہ ڈالی جائے۔ کیونکہ دونوں ممالک کے اقتصادی نظام قدرتی طور پر ایک دوسرے سے منسلک ہیں ہمہ گیر اہمیت والے مالی معاہدہ پر پہلے ہی روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ کاروباری طبقے کے لئے اس قدر ضروری ایک اور معاہدہ دوگنے انکم ٹیکس سے بچانے کے لئے تقریباً اسی وقت طے پایا اور ان دو ممتاز معاہدوں کے بعد اور بہت سے معاہدے ہوتے جو معمولی مسائل سے متعلق تھے اس دوران میں دونوں ملکوں کے تجارتی تعلقات کا اطلاق زیادہ تر موجودہ حالات کو جاری رکھنے والے معاہدہ پر ہوتا تھا۔ جس کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان سامان کی آمد و رفت اور یکساں ٹریفک بحال ہو گئی تھی۔ ایک دفعہ تو یہ معاہدہ ایک بے معنی سی چیز نظر آنے لگا تھا۔

اور دونوں ملکوں کے درمیان الزامات اور جوابی الزامات کی بوچھاڑ شروع ہو گئی تھی اتنا عرصہ گذرنے کے بعد کسی پر الزام دھرنا مفید ثابت نہ ہوگا۔ دونوں ملکوں کے کاروباری طبقے یہ دیکھ کر حیران تھے کہ معاہدہ کے دوران میں نفاق اتنا بڑھ گیا ہے تو نہ جانے اس کا انجام کیا ہوگا۔ جب فروری ۱۹۴۸ء میں موجودہ حالات کو جاری رکھنے والا معاہدہ ختم ہوا تو لوگوں کو یہ تشویش ہوئی کہ زیادہ اہم معاملات میں منہمک ہونے کی وجہ سے دونوں حکومتیں اس امر پر مذاکرات نہ کر سکیں گی کہ آئندہ اس کی کیا شکل ہوگی۔ شروع میں جب دونوں مستعمرات کسٹم کے محاصل کے لئے غیر ملکی علاقے قرار دے دی گئیں تو کاروبار کے امکانات تاریک نظر آنے لگے اور یہ خطرہ پیدا ہوا کہ صنعتوں اور عام کھپت کی ضروری اشیاء کا دونوں ملکوں میں فقدان ہو جائے گا۔ خوش قسمتی سے اس مکمل اقتصادی مقاطعہ نے تجارت کے معاملہ میں اشتراک عمل کی ضرورت کو واضح اور اہم بنا دیا۔

دونوں حکومتوں نے اس مقصد کے لئے فوری ملاقات کی اور مئی کے آخر تک ایک نہایت قابل اطمینان معاہدہ ہو گیا۔ جو ایک سال کی مدت کے لئے جولائی ۱۹۴۸ء سے شروع ہوا۔ بخوف طوالت اس دستاویز کی دفعات کا تفصیل کے ساتھ ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان نے ہندوستان کو خام پٹ سن کی پچاس لاکھ گانٹھیں مہیا کرنے کا وعدہ کیا اور ہندوستان نے یہ اقرار کیا کہ اس کی برآمدی مقدار نو لاکھ گانٹھ سے تجاوز نہیں کرے گی اور یہ مقدار بھی زیادہ تر ہندوستانی پٹ سن پر مشتمل ہوگی۔ اس کے علاوہ پاکستان نے خام روئی کی ۶ ۱/۲ لاکھ گانٹھیں، ۷،۵۰،۰۰۰ ٹن غلہ (جس کا بیشتر حصہ چاول پر مشتمل ہے) بیس لاکھ من کان کا نمک، چمڑے اور کھالوں کی بھاری مقدار اور ہندوستانی صنعت کی بعض دوسری ضروریات مہیا کرنے کی ذمہ داری لی۔ اس کے مقابلہ میں ہندوستان نے اقرار کیا کہ وہ پاکستان کو بیس لاکھ ٹن سے زیادہ کوئلہ، سوت اور سوتی کپڑے کی کل مطلوبہ مقدار (یہ اس مقدار کے علاوہ ہے جو پاکستان دوسرے ملکوں مثلاً برطانیہ، روس، چیکوسلاویکیا اور جاپان سے حاصل کرتا ہے۔ اور جو اس کے مقابلتہً بہت کم ہے) ۵۰،۰۰۰ ٹن پٹ سن کی بنی ہوئی اشیاء، ۲۵،۰۰۰ ٹن رنگ اور روغن، ۱،۰۳،۰۰۰ ٹائر اور ٹیوب، متفرق قسم کی کیمیاوی اشیاء اور دوسری ضروریات مہیا کرے گا۔ اس خوشکن معاہدے کو اگر صحیح معنوں میں عملی جامہ پہنایا جائے تو وہ اقتصادی زخم مندمل ہو جانے چاہئیں جو تقسیم کا نتیجہ تھے۔

مشکل سے دستیاب ہونے والی کرنسیوں پر کنٹرول

تجارت پیشہ طبقہ جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے کاموں میں حکومت کم سے کم دخل دے۔ حکومت کی اقتصادی کنٹرولوں کی پالیسی سے خاص دلچسپی رکھتا ہے۔ کراچی کے ایوان تجارت کے عام سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے قائداعظم نے اعلان کیا تھا، کہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ تجارت کو ہر ممکن آزادی دی جائے۔ چنانچہ اس پالیسی کے پیش نظر پاکستان میں پیدا ہونے والی بڑی بڑی اشیاء پر سے برآمدی کنٹرول کو بتدریج نرم کر دیا گیا ہے اون چمڑے اور کھالوں اور بنولوں پر اس وقت کوئی کنٹرول نہیں لیکن افسوس ہے کہ دو بڑی اشیاء یعنی پٹ سن اور روئی کی برآمد پر کنٹرول جاری رکھنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ یہ کنٹرول ان اشیاء کی تقسیم پر ہے اور اس کا باعث یہ ہے کہ حکومت اس امر کے لئے مجبور ہے کہ مشکل سے دستیاب ہونے والی کرنسیوں کے ملکوں نیز ان ملکوں کو ان چیزوں کی زیادہ سے زیادہ مقدار بھیجے جو پاکستان کو مشینری اور دوسری اہم ضروریات مہیا کر سکتے ہیں۔ (یہ امر خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ غیر ملکی زر کا حصول اس وقت تک پاکستان کے لئے فائدہ مند نہیں جب تک کہ وہ اس کے عوض اپنی ضروریات کی اشیاء نہ خریدے) دوسرے ملکوں سے جو تجارتی معاہدات ہیں، حکومت نے انہیں بھی نبھانا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے معاہدات میں پٹ سن اور روئی کو نمایاں حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً اگر پاکستان برآمد پر کنٹرول عائد نہ کرے تو وہ ہندوستان کو روئی کی ۶ ۱/۲ لاکھ گانٹھیں مہیا کرنے کی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک درآمد کا تعلق ہے۔ کنٹرول بہت حد تک نرم کر دیئے گئے ہیں۔ گو اس بارے میں کسی قدر تعویق سے کام لیا گیا ہے۔ درآمدی کنٹرول کو نرم کرنا اس وجہ سے ممکن تھا کہ پاکستان کے پاس اسٹرلنگ کی کافی مقدار تھی۔ چنانچہ ان اسٹرلنگ تحویلات کے علاوہ جو پاکستان کو ملیں، پاکستان کے موافق توازن تجارت کی بدولت غیر ملکی زر کی جو مقدار اس کے حساب میں جمع ہو رہی ہے وہ اس قدر ہے کہ پاکستان اسٹرلنگ اور آسانی سے دستیاب ہونے والی دوسری کرنسیوں کے ملکوں سے بخوبی اپنی ضروریات حاصل کر سکتا ہے۔ تقسیم کے بعد پہلے نو ماہ کے دوران میں پاکستان کی برآمد اس کی درآمد سے تقریباً دوگنی تھی، تاہم یہ مسلمہ امر ہے کہ یہ اعداد و شمار تجارت کے آئندہ رجحانات کے صحیح طور پر آئینہ دار نہیں ہیں کیونکہ درآمد میں کمی کی ایک وجہ یہ تھی کہ تجارت پیشہ ہندوؤں کے مغربی پاکستان سے چلے جانے کی وجہ سے خلا پیدا ہو گیا تھا اور دوسری وجہ یہ تھی کہ ۱۹۴۸ء کے نصف اول میں درآمدی اجازت نامے جاری کرنے میں افسوسناک طور پر اور بلاوجہ تاخیر کر دی گئی۔

اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ بہرحال پاکستان کی درآمد میں معتدبہ اضافہ ہو جائے گا تو بھی اسے اسٹرلنگ اور آسانی سے دستیاب ہونے والی دوسری کرنسیوں کے وسائل کے بارے میں تشویش کی کوئی وجہ نہیں بلکہ بلا روک ٹوک درآمد حکومت کو افراط زر کا مقابلہ کرنے میں مدد دے گی، یہی وجہ ہے کہ اسٹرلنگ علاقوں کے لئے عام کھلے لائسنس کی فہرست میں بھاری توسیع کر دی گئی ہے اور اس کا دائرہ آسانی سے دستیاب ہونے والی کرنسیوں کے دوسرے ملکوں تک جن میں سویڈن اور سوئٹزرلینڈ بھی شامل ہیں وسیع کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ ۱۹۴۸ء کے نصف اول میں جاری ہونے والے درآمدی لائسنسوں کو تقویمی سال کے آخر تک کے لئے کارآمد بنا دیا گیا ہے۔ جہاں تک ڈالر اور مشکلات سے دستیاب ہونے والی دوسری کرنسیوں کا تعلق ہے گو صورت حال اتنی آسان نہیں تاہم ابتدائی توقعات سے زیادہ تسلی بخش ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ درآمدی پابندیوں میں کسی حد تک کمی کرنے کی گنجائش نکل آئی ہے۔

داخلی قیمتیں ابھی وہی ہیں جو تقسیم سے قبل ہندوستان میں تھیں۔ اس طرح اشیاء کی تقسیم پر بھی کنٹرول بدستور جاری ہیں۔ بعض کنٹرولوں پر باہمی رضامندی سے پوری طرح عملدرآمد نہیں کیا جا سکتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ تجارت کی معمولی راہیں مسدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ اس کے علاوہ کنٹرولوں کا یہ ڈھیلا نظم ونسق، چور بازاری اور رشوت کا بہت بڑا باعث ثابت ہوا ہے اپریل ۱۹۴۸ء میں اسی سلسلہ میں ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے وزیر امور اقتصادی نے کھلم کھلا اس امر کا اقرار کیا تھا کہ چور بازاری اور رشوت ستانی ایسی خرابیوں کی ذمہ داری بڑی حد تک کنٹرولوں پر ہے اور ان سے مصائب اور بے اطمینانی کا دروازہ کھلتا ہے کانفرنس میں شامل ہونے والے سرکاری نمائندوں کا خیال یہ تھا کہ کنٹرول ختم کرنے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ لیکن غیر سرکاری نمائندوں کی رائے یہ تھی کہ جن کنٹرولوں پر پوری طرح عملدرآمد نہیں کرایا جا سکتا۔ انہیں ختم کر دینا ہی بہتر ہوگا، کانفرنس کا مجموعی فیصلہ یہی تھا کہ کنٹرولوں کو بتدریج ہٹا لیا جائے۔ چنانچہ کپڑے اور سوت کی درآمد پر سے کنٹرول ہٹا لیا گیا ہے۔ البتہ غلے، کوئلے، لوہے فولاد اور پیٹرولیم کی تقسیم اور قیمتوں پر کنٹرول بدستور جاری ہے اور ہر شخص تسلیم کرے گا کہ ہندوستان نے کنٹرول ہٹانے کا جو تجربہ کیا تھا۔ اس کے ناخوشگوار نتائج سے اس خیال کو اور بھی تقویت ملی کہ کنٹرول خواہ ڈھیلے ہی ہوں اس وقت تک جاری رکھنے چاہئیں۔ جب تک ان کو نرم کرنے کے لئے حالات سازگار نہ ہو جائیں۔ اس لئے یہ امر موجب تعجب نہیں کہ حکومت کنٹرول ہٹانے یا نہ ہٹانے کے متعلق کشمکش و پیچ میں پڑی ہوئی ہے۔

پاکستان کی خوشحالی کا اندازہ

پاکستان کا مستقبل یقیناً خوش آئند ہے پاکستان نے بے نظیر مشکلات کا ایک سال انتہائی ہمت اور حوصلے سے گزرا ہے۔ اور جو ملک ابتدائی بارہ مہینوں میں ابتلاؤں کے امتحان میں پورا اترا ہو اسے اپنے مستقبل کے متعلق کوئی خدشہ نہیں ہونا چاہیئے۔

("کیپٹل" کلکتہ)

406

بازیافتہ عورتیں اور بچے

مندرجہ ذیل چینی ہوئی عورتیں اور بچے ۲۶ ر اپریل ۱۹۴۹ء کو ختم ہونے والے ہفتہ میں دار المخواتین میں لائے گئے ہیں۔ جہاں ان کے ورثاء کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا ان کے رشتہ داروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ان کو زنانہ جیل میں جیل روڈ لاہور سے آ کر لے جائیں۔

نام	عمر	ولدیت	زوجیت	قومیت	سکونت	ضلع
کوڈو	۲۲ سال	سردین	خوشی	کمہرائی	سسرابجہ	لدھیانہ
شیرخوار بچہ	۱ ۱/۴ "	خوشی	×	"	"	"
عظمت	۴۵ "	صوبا	پیربخش	کشمیری	ساہنے والی	"
کاکا	۱۱ "	پیربخش	×	"	"	"
چراغ دین	۳ "	"	×	"	"	"
نیبو	۷ "	"	×	"	"	"
امیر لاہور	۱۷ "	رجن	-	-	-	جالندھر
نعمتے	۱۷ "	عقبا چوکیدار	کرم دین	کمہرائی	مقیم پورہ	"
نوری عرف جنتے	۲۲ "	رحماں	فرزند	فقیر	ملو بلیاں	"
حشمت	۱۸ "	مہنگا	نبی بخش	موچی	لمبیر پور	"
صدیق	۱ ۱/۲ "	نبی بخش	×	"	"	"
رحمون	۵۰ "	مہردین	خیردین	آرائیں	تہنگ ورد پھلور	"
کشمیراں عرف برکت بی بی	۱۸ "	نور محمد	علی محمد	راجپوت کہار	نور محل	"
[illegible]	۶۰ "	غلام غوث	محمد بخش	جلاہا	بمقام شہر	"
مجیداں	۲۰ "	غلام محمد	فقیر محمد	آرائیں	جالندھر شہر	"
زینب	۱۹ "	حاجی جلال	×	ڈھنڈی	کھولا نوالہ چک	ریاست بیکانیر
سرفراز عرف سرداراں	-	قیصر	ستاں	-	-	کانگڑہ
بتو	۱۷ "	اللہ دتا عرف میراں بخش	×	جلاہا گوجر	محبانوالہ	"
	۲۵ "	شکر الدین	فتح الدین	"	بالو کمبوہاں	"
مختار بی بی	۳۰ "	بلہی	رحمت علی	درزی	دانی پور	"
شیرخوار بچی	۵ ماہ	نامعلوم	×	"	"	"
ناظراں	۱۳ سال	نور دین	×	گوجر	تلوک پور	"
گنگی	۳۰ سال	سوہنو	ڈیفو	تیلی	سکرڈی	"
جان بی بی	۲ "	ڈیفو	×	"	"	"

مراقش میں سیلاب۔ شدید جانی و مالی نقصان

پیرس ۴ رمئی۔ مراقش میں اڑتالیس گھنٹے کی طوفانی بارش کی وجہ سے وسیع علاقہ میں سیلاب آگیا۔ بہت سی جانیں ضائع ہو گئیں ہیں۔

یہاں جو اطلاعات پہنچی ہیں۔ ان میں صورت حال کو تباہ کن بتایا گیا ہے۔ مراقش کے علاقہ میں نقصان کا اندازہ پانچ لاکھ پونڈ ہے۔ سینکڑوں گھر بہہ گئے اور دیہاتوں کی پوری آبادی ندی کے بڑھتے ہوئے پانی سے بھاگ رہی ہے۔ ان دریاؤں میں میلوں تک طغیانی آگئی ہے بھیڑوں اور اونٹوں کے گلے ہلاک ہو گئے ہیں۔ مراقش کو جانے والی سڑکیں ٹوٹ گئی ہیں۔ اور الجیریا کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ (اسٹار)

لنکا کی ربڑ کی صنعت

کولمبو ۴ رمئی۔ ربڑ کی صنعت کے مستقبل کے متعلق لنکا میں کافی خطرات کا اظہار کیا جا رہا ہے اس خبر کے بعد کہ آل انڈیا ربڑ بورڈ نے اس ہفتہ لنکا میں کم نرخوں پر غور کیا تھا جزیرے میں امید پیدا ہو گئی تھی یہ کم قیمت ہندوستانی مینوفیکچروں کے لئے ایک رکاوٹ ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں ربڑ کی قیمت لنکا کے نرخوں سے سائٹھ فی صدی زیادہ ہے۔

اس عرصہ میں معلوم ہوا ہے کہ لنکا کے وزیر اعظم جو ان دنوں لندن میں ہیں۔ برطانیہ سے لنکا کی ربڑ کے لئے مناسب قیمت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

رنگون کے فضائی مستقر پر حملہ

رنگون ۴ رمئی۔ ایک۔ بی ٹی ایف او کسفورڈ طیارے میں جب کہ وہ ایک باغی علاقہ پر بمباری کر کے واپس آ رہا تھا اور مستقر کو عبور کر رہا تھا تو اس میں ایک دھماکہ سے بم پھٹا پائیلٹ افسر اور عملہ کا ایک اور رکن زخمی ہو گیا۔ (اسٹار)

ایران کا تین لاکھ پونڈ کا آرڈر

لندن ۴ رمئی۔ برطانوی صنعتی میلہ کے پہلے دن ۵ ہزار آدمی اسے دیکھنے آئے۔ پہلے دن سب سے بڑا آرڈر غالباً مشرق وسطیٰ کے ایک خریدار نے دیا۔ یہ آرڈر ۳ لاکھ پونڈ کا ہے۔ اور ایران کے ہفت سالہ صنعتی پروگرام کے لئے ہے (اسٹار)

ہند میں سوئیز فرم نے ایک بڑا کارخانہ کھولا

نئی دہلی ۴ رمئی سوئٹزرلینڈ کی فرم ہندوستان میں مشینوں کے اوزار بنانے کا ایک کارخانہ قائم کرے گی۔ اس کارخانے پر اندازاً ۱۲ کروڑ روپے خرچ آئیں گے۔ توقع ہے یہ کارخانہ ۴ سال کے عرصہ میں مکمل ہو جائے گا۔ اس معاہدے کی رو سے یہ بھی طے پایا۔ کہ سوئٹزرلینڈ کی فرم کارخانہ کی تعمیر ہندوستانی عملہ کو تربیت دینے اور کارخانہ میں مال کی پیداوار اور نگرانی کرنے کے بارے میں کارخانہ کے چالو ہونے سے ۱۰ سال کے عرصہ تک امداد بہم پہنچاتی رہیگی۔ اس فرم کا اس کارخانہ میں مالی مفاد بھی ہو گا۔ (ر۔ و)

چینی فوج سے بھاگ کر برما میں پناہ لے رہے ہیں

رنگون ۴ رمئی۔ چین کی نیشنلسٹ فوج سے بھاگے ہوئے فوجیوں کی ایک بڑی تعداد کنگٹنگ میں داخل ہو گئی ہے۔ اور بعض ان میں سے مشہر میں قیام کر رہے ہیں۔ ان میں چند بھاگے ہوؤں کو سرکاری افواج نے غیر مسلح کر دیا ہے۔ لیکن کمیونسٹ چین کی عوامی فوج نے اس پر احتجاج کیا ہے (اسٹار)

پاکستانی طلباء قاہرہ جائینگے

قاہرہ ۳ رمئی۔ پاکستان کے سفیر مقیم قاہرہ حاجی عبدالستار اسحاق سیٹھ نے اسٹار کو بتایا کہ پاکستان یونیورسٹی کے طلباء کا ایک گروپ عنقریب مصری تعلیمی اداروں کا معائنہ کرنے کی غرض سے آنے والا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ اس موقع پر تبادلہ ہو اور مصری طلباء پاکستان جا سکیں۔

— رنگون ۵ مئی۔ اطلاع ملی ہے کہ کریں باغی ڈیکو علاقہ میں گھر گئے ہیں اور کرینوں کے ہاتھوں سے نیوگین چھین لینے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ (اسٹار)

برما کو قرضہ دینے کی تجویز

لندن ۴ مئی۔ گذشتہ ہفتہ لندن کے مذاکرات میں دولت مشترکہ کے وزراء اعظم نے حکومت برما کو بڑے قرضے اور اسلحہ کی ایک سکیم پر غور کیا۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہر متعلقہ وزیر اعظم اپنی کابینہ سے قرضہ میں ایک حصہ دینے اور کچھ اسلحہ مہیا کرنے کی سفارش کرے گا۔

توقع ہے کہ تنازعہ میں حکومت اور کیرن کے درمیان مصالحت ہو گا۔ اور برما میں عام دوامی سمجھوتہ کی بات مل ہو گا۔ امید ہے کہ جونہی حکومت برما کے ساتھ گفتگو ختم ہو جائے گی ایک سرکاری بیان شائع کیا جائے گا قرضے کی رقم کا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا ہے لیکن بتایا جاتا ہے کہ برما کو اپنے بجٹ کو متوازن کرنے کے لئے ۲ کروڑ پونڈ کی ضرورت ہے۔ (اسٹار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔ ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

چار بڑے وزراء خارجہ کا اجلاس عنقریب منعقد ہوگا

پیرس ۴ مئی۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے کل لنڈن روانہ ہونے سے قبل کہا کہ برلن کے متعلق چار بڑی طاقتوں کے وزراء خارجہ کی کانفرنس کی تاریخ اور جگہ کا تعین اس ہفتہ کے اختتام سے قبل ہی ہو جانے کا امکان ہے۔ اور وزراء اعظم کی ایک کانفرنس کا انعقاد بھی بعید از امکان نہیں ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ ہر قسم کی ملاقاتیں ممکن ہیں۔ اسٹالین۔ ٹرومین۔ ایٹلی کی ملاقات کا میرے علم میں انتظام نہیں کیا جا رہا ہے۔ لیکن بہرصورت اس قسم کی کانفرنس سے قبل وزراء خارجہ کا اجلاس منعقد ہوگا۔

وزیر خارجہ نے باضابطہ طور پر یہ یقین دلایا کہ تین مغربی طاقتیں اس بات پر رضامند نہیں ہونگی۔ کہ روس برطانیہ اور فرانس کے بغیر ہی امریکہ سے غیر معین مدت تک گفت و شنید کرتا رہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ امریکہ نے شروع ہی سے ان مذاکرات کے متعلق برطانیہ اور فرانس کو مطلع رکھا ہے۔ (اسٹار)

وزیر اعظم پاکستان مشرق وسطیٰ کا دورہ کریں گے

کراچی ۴ مئی۔ یہاں سرکاری طور پر موصول شدہ اطلاعات کے مطابق وزیر اعظم لیاقت علی خاں کو اپنے مراجعتی سفر میں ۱۰ مئی کو قاہرہ پہنچنا ہے۔ جہاں تین روز قیام کرنے کے بعد ۱۳ مئی کو بذریعہ ہوائی جہاز عراقی دارالحکومت پہنچیں گے۔ اس سے اگلے روز انہیں بغداد سے طہران روانہ ہونا ہے۔ اور وہ ۲۰ مئی کو کراچی پہنچیں گے۔

مشرق وسطیٰ کے دورہ کے دوران میں مسٹر لیاقت علی خاں گورنر جنرل کا خصوصی طیارہ استعمال کریں گے۔ طیارہ کل صبح بحرین کے راستہ سے قاہرہ کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔ (اسٹار)

نوجوان شامیوں کے لئے لازمی تعلیم

دمشق ۴ مئی۔ اسکولوں کے آئندہ سال شروع ہونے پر ابتدائی تعلیم لازمی قرار دے دی جائے گی۔ وزارت تعلیم یہ یقین کرنے کے لئے قدم اٹھائے گی کہ اسکول زیادہ طالب علموں کو جگہ دے سکیں۔ (اسٹار)

مہاجر کنونشن کا اجلاس ختم ہو گیا

حیدرآباد (سندھ) ۳ مئی کل سہ پہر۔ ایک نمائندہ کمیٹی مقرر کرنے کے بعد سندھ مہاجر کنونشن کا اجلاس ختم ہو گیا۔ کمیٹی کو مغربی پنجاب میں پناہ گزینوں کو حاصل شدہ مراعات کا مطالعہ کرنے کے لئے ایک وفد مغربی پنجاب روانہ کرنے کی ہدایت کی گئی۔ تاکہ سندھ میں آباد ہونے والے پناہ گزینوں کو بھی اس قسم کی مراعات دیئے جانے کے مطالبات تیار کئے جا سکیں۔

متحدہ بنگال کے سابق وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے کمیٹی کا اعزازی قانونی مشیر بننے کا دعوت نامہ منظور کر لیا ہے۔

کنونشن کے اختتامی اجلاس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے سندھ ہاری پارٹی کے صدر مسٹر حیدر بخش نے ہاریوں کی زبوں حالی کو دور کرنے کے لئے فوری جدید قدم اٹھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے پناہ گزینوں کو ان کی آبادکاری میں ہاریوں سے تعاون کا یقین دلایا اور کہا کہ پناہ گزین اور ہاری دونوں ایک ہی کشتی کے مسافر ہیں۔

کمیونسٹوں نے شنگھائی پر خاص حملہ شروع کر دیا

شنگھائی ۳ مئی۔ کمیونسٹوں نے شنگھائی پر خاص حملہ شروع کر دیا ہے۔ محاذ جو یہاں سے تیس میل دور ہے کل کمیونسٹوں کے ایک حملے کا منہ توڑ جواب دیا گیا تھا۔

یانگسی عبور کرنے کے بعد کمیونسٹوں نے پہلی مرتبہ بھاری توپیں استعمال کیں۔ ہانگ چو کی بندرگاہ جو کمیونسٹوں کے جنوبی حملوں کا خاص مرکز بنی ہوئی ہے کسی وقت بھی کمیونسٹوں کے قبضے میں آ سکتی ہے۔ (اسٹار)

عظیم شام دمشق میں بنانا چاہیئے

دمشق ۴ مئی۔ سلطنت شرق اردن کے متعلق ایک اہم مقالہ میں دمشق کا اخبار الکعباس رقمطراز ہے کہ شام عظمیٰ کی کسی مجوزہ اسکیم کا دارالحکومت دمشق ہونا چاہیئے۔ اخبار مذکور مزید لکھتا ہے کہ شامی باشندے شام عظمیٰ کی سکیم کو اپنی سکیم سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس کی وجہ سے تمام چیزیں اپنی مناسب جگہ پر بیٹھ جاتی ہیں۔ لیکن اسے دمشق میں بنانا چاہیئے عمان میں نہیں۔

الکعباس نے شامی معاملات میں شرق اردن کی مداخلت کی مذمت کی ہے۔ اور شاہ عبداللہ کی مجوزہ شام عظمیٰ کی سکیم کو خیالی اور ناقابل عمل اسکیم کہا ہے۔ (اسٹار)

شام میں شاہ فاروق کی تخت نشینی کی تقریب منائی جائیگی

دمشق ۴ مئی۔ ۱۰ مئی کو شاہ فاروق کی تخت نشینی کی سالگرہ کے موقعہ پر پورے شام میں سرکاری طور پر تقریبات منائی جائیں گی۔ اور دمشق ریڈیو سے ایک پروگرام نشر کیا جائے گا۔ جو صبح سے شام تک جاری رہے گا۔

اس تقریب کے لئے صوبائی شہروں اور خود دمشق کو سجایا جائے گا۔ اور ملک بھر میں شاہ فاروق کی تصاویر نصب کی جائیں گی۔ مصری اور شامی جھنڈے ساتھ ساتھ لہرائے جائینگے۔ دمشق میں ایک جلسہ ہوگا۔ اس جلسہ کے مقرروں میں مشہور شاعر اور شامی شریک ہوں گے۔ (اسٹار)

شام و لبنان میں نمائندوں کا تبادلہ

بیروت ۴ مئی۔ حسنی الزعیم سے اپنی حالیہ ملاقات کے دوران میں لبنان کے وزیر اعظم ریاض الصلح شامی لیڈر سے اس بات پر متفق ہو گئے۔ کہ شام اور لبنان کے درمیان نمائندوں کا تبادلہ عمل میں لایا جائے۔ بیروت اور دمشق میں وزراء مختار مقرر کئے جائیں گے۔ اور ان کے ساتھ فوجی ارتباط کے افسر ہوں گے۔ (اسٹار)

شاہی خاندان کے افراد پاکستان کے اسٹال پر

لنڈن ۴ مئی۔ آج برٹش انڈسٹریز فیئر برطانوی صنعتی نمائش میں ملکہ میری شہزادی الزبتھ اور ڈیوک آف ایڈنبرگ نے کافی دیر تک پاکستان کی نمائشی اشیاء کا معائنہ کیا۔ ملکہ میری نے کشیدہ کاری میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا اور اس کو نفیس بتایا۔ شہزادی الزبتھ نے ہاتھ کے بنے ہوئے نمونوں کو دیکھا اور ان کی رائے تھی کہ یہ بہت دلکش ہیں۔

شاہی خاندان کے افراد کا خیر مقدم ہائی کمشنر رحمت اللہ اور بیگم رحمت اللہ نے کیا۔ ان کا تعارف پاکستان آفس کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر ایس ایم برک اور پاکستان کے ٹریڈ ڈائریکٹر مسٹر ڈبلیو ڈی ڈاڈ اور ... سے کرایا گیا۔ (اسٹار)

چار طاقتوں کے مذاکرات مغرب کی روس کو دعوت

نیویارک ۴ مئی۔ برطانیہ۔ امریکہ اور فرانس نے روس کو دعوت دی ہے کہ وہ اس ہفتہ کے آخیر میں برلن کی ناکہ بندی ہٹا لینے پر گفت و شنید کرنے کے لئے چار طاقتوں کے اجلاس میں شرکت کرے۔ اقوام متحدہ میں روسی نمائندہ مسٹر جیکب ملک کو ایک یادداشت دی گئی ہے کہ ناکہ بندی ہٹائے جانے کے دو ہفتہ بعد پیرس میں وزراء خارجہ کی کونسل کا اجلاس منعقد کیا جائے گا۔

باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ اگر روس نے اپنا موجودہ رویہ برقرار رکھا تو چار وزراء خارجہ کا اجلاس منعقدہ پیرس ۳۰ مئی تک ہو جائے گا۔ جیسی کہ مغربی طاقتوں کی خواہش ہے۔ (اسٹار)

برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کی طرف سے مسٹر لیاقت علی خاں کے اعزاز میں دعوت

لنڈن ۴ مئی۔ وزیر اعظم لیاقت علی خاں اور بیگم لیاقت علی خاں کے اعزاز میں کل تیسرے پہر برطانیہ کے پاکستانی اور ان کے ساتھی مسلمان اپنی نوعیت کے ایک بڑے اجتماع میں شریک ہوں گے۔ ریجنٹ پارک میں اسلامی ثقافتی مرکز میں پانچ سو مہمان شریک ہوں گے۔ گیارہ نو مسلم سوسائٹیوں نے مدعو کیا ہے۔

اس کے اہتمام کرنے والوں میں ثقافتی مرکز مسلم لیگ۔ آزاد کشمیر مسلم لیگ۔ پاکستان اسٹوڈنٹس فیڈریشن۔ برطانیہ کی ... مسلم سوسائٹی۔ امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن۔ اقبال سوسائٹی اور شاہجہان مسجد کے امام صاحب بھی شامل ہیں۔ (اسٹار)

شام و لبنان کا مالی معاہدہ

دمشق ۴ مئی۔ بیروت سے واپسی پر شامی وزیر مالیات نے اسٹار کو بتایا کہ شام اور لبنان کے درمیان ڈسکاؤنٹ کی شرحوں کے نظام کو ایک کر لینے پر اتفاق ہو گیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ تمباکو کی کمپنیوں۔ سرکاری ریلوں کے کنٹرول اور صنعت میں استعمال ہونے والی خام پیداوار کے متعلق بعض ٹیکسوں کو منسوخ کرنے کے متعلق بھی ان کا لبنانی حکام سے معاہدہ ہو گیا ہے۔ (اسٹار)

شرق اردن کے وزیر کا دورۂ لنڈن

لنڈن ۴ مئی۔ شرق اردن کی وزارت زراعت کے نائب وزیر نصوح بے۔ آج کل برطانیہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ اب وہ ہڈرزفیلڈ۔ لیڈز۔ گین برو لنکولن اور ریمبرے میں زراعتی مشینیں تیار کرنے والے کارخانوں کا دورہ کرنے کے لئے لنڈن سے روانہ ہو چکے ہیں۔ (اسٹار)

پاکستان اور افغانستان کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے

لنڈن ۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہاں دولت مشترکہ وزراء اعظم کی کانفرنس میں افغانستان کے خارجی تعلقات خصوصیت کے ساتھ پاکستان کے تعلقات پر کافی گفت و شنید کی گئی ہے۔

برطانوی سرکاری حلقوں میں امید ہے کہ کابل اور کراچی کے درمیان صورت حال نازک صورت اختیار نہ کرے گی۔ خصوصاً اس لئے کہ کابل میں نقطۂ نظر اب زیادہ مصالحانہ بتایا جاتا ہے۔

توقع ہے کہ پاکستان افغانستان اور برطانیہ کے درمیان گفت و شنید ہوگی۔ اور امید ہے کہ اس گفت و شنید سے پاکستان اور افغانستان کے باہمی فائدے کے افغانستانی تجارتی نقل و حمل کا عام سمجھوتہ ہو جائے گا۔ اس کی وجہ سے کابل اور کراچی کے درمیان تعلقات خود بخود بہتر ہو جائیں گے۔ (اسٹار)